خبرونظر

مارچ 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

پاکستانی انتخابات 2008ء

امریکی سفارتخانہ کا الیکشن آبزرویشن سینٹر

امریکی امتحانی ومشاورتی مرکز کا افتتاح

امریکی قونصل خانہ لاہور کی سرگرمیاں

لاہور میں امورِ عامہ کی قائم مقام افسر میگن ایلس 14 سے اٹھارہ سال کے طالب علموں کیلئے ایکسیس انگلش مائیکرو سکالرشپ پروگرام کے ایک طالب علم کو سووینئر پیش کر رہی ہیں۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کی مینجمنٹ آفیسر این لینی بہاولپور اور رحیم یار خان کے طالبعلموں کے ہمراہ، جو ایکسیس انگلش مائیکرو اسکالرشپ پروگرام کے تحت انگریزی زبان میں مہارت حاصل کر رہے ہیں۔

لاہور میں قائم مقام افسر امور عامہ میگن ایلس اور اسٹوڈنٹ ایڈوائزر لبنیٰ انور ایف ایم 103 کے ایک پروگرام میں سمیر نقوی کو امریکہ میں تعلیم کے حوالے سے انٹرویو دے رہی ہیں۔

فہرستِ مضامین

04 قارئین "خبرونظر" کے خطوط

05 امریکی سفارتخانہ میں الیکشن آبزرویشن سینٹر

08 امریکی ارکان کانگریس کا پاکستان میں انتخابات کا جائزہ

10 امریکی سفارتکار کا امریکی صدارتی انتخابات کے بارے میں لیکچر

11 دلدلی علاقوں کے تحفظ کے پروگرام میں امریکی قونصل جنرل کی شرکت

12 امریکی رکن کانگریس کا دورۂ کراچی

14 امریکی سفیر کی جانب سے ترقیاتی کاموں میں قبائلی خواتین کے کردار کی تعریف

15 رضائی سازی......ایک امریکی فن

16 ایڈمرل مائیکل میولن کی پریس کانفرنس

18 جے ولیم فل برائیٹ اسکالرشپ برائے 2009ء کے پروگرام کا اعلان

19 کراچی میں امریکی امتحانی و مشاورتی مرکز کا افتتاح

20 یوایس ایڈ کی جانب سے صحت کے بارے میں میوزک ویڈیو کا اجراء

خبرونظر

مارچ 2008ء شمارہ نمبر 3

ایڈیٹران چیف

الیزبتھ او کولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: Infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

تجمل حسین چوراہی

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

امریکی رکن کانگریس شیلا جیکسن لی اور بین الاقوامی مبصرین اسلام آباد میں ایک پولنگ اسٹیشن پر عملہ سے باتیں کررہے ہیں۔

قارئین خبرونظر کے خطوط

تاخیر سے کیوں؟

گزشتہ پانچ چھ ماہ سے مجھے آپ کا مجلّہ باقاعدگی سے مل رہا ہے جس کے لئے آپ کا شکرگزار ہوں۔ جنوری کا پرچہ مجھے خاص طور سے پسند آیا۔ عبدالودود خان کا مضمون جس میں امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان رابطوں کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے بروقت اور مناسب ہے۔ ہمیں امرکی حکومت کی پالیسیوں پر اختلاف اور احتجاج کرنے کا حق ہے جیسا کہ ہم اپنی حکومت کے خلاف بھی کرتے رہتے ہیں۔ مگر امریکی عوام کے بارے میں ایسی باتیں کرنا درست نہیں ہے۔ میں پانچ چھ مرتبہ امریکہ جا چکا ہوں اور اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ انسان دوستی، ہمدردی اور عام رویوں کی حد تک امریکی عوام بہترین انسانی صفات سے متصف ہیں۔ اگر آپ میرا اخبار پڑھتے ہیں تو آپ کے علم میں ہوگا کہ اس بات کا اظہار میں اپنے کالموں میں برابر کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے مجھے عبدالودود خان کا مضمون پسند آیا اور میرا مشورہ ہے کہ آپ لوگوں کو اس معاملے کو مزید آگے بڑھانے پر مسلسل توجہ دینی چاہئے۔ آپ کا پرچہ ایک مہینے کی تاخیر سے کیوں شائع ہوتا ہے۔ ہمارے جیسے غریب ملک میں رسالے شائع کرنے والے اگر ماہوار ادبی رسالے ایک دو ماہ کی تاخیر سے چھاپنے پر مجبور ہوں تو اس کی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے، مگر امریکی سفارتخانہ سے شائع ہونے والے مجلّہ میں مہینہ بھر کے التواء کی وجہ نا قابلِ فہم ہے۔

حمید اختر لاہور

یکسانیت کا شکار

جنوری ۲۰۰۸ء کا جاذبِ نظر شمارہ موصول ہوا۔ اس یں شامل تمام مضامین شاندار اور جاندار ہونے کے ساتھ ساتھ انفرادیت کے حامل ہیں۔ امریکہ مختلف رفاعی سرگرمیوں کے فروغ کیلیے جو خدمات سرانجام دے رہا ہے وہ قابلِ ستائش ہیں۔ عام مضامین، رپورٹس اور فوٹو گیلری، ہر چیز خوبصورت ہے۔ البتہ عرصہ سے ''خبرونظر'' میں تبادلہ پروگرامز کے تحت امریکہ جانے والے افراد کے مضامین یکسانیت کا شکار نظر آتے ہیں۔ آج تک ہر مضمون نگار امریکہ اور امریکی معاشرے کی صرف خوبیاں بیان کرتا ہے، آج تک کسی نے امریکی معاشرے کی کسی خامی کا ذکر تک نہیں کیا۔ ہر معاشرہ چاہے وہ مسلم معاشرہ ہو یا غیر مسلم خوبیوں اور خامیوں دونوں کا مرقع ہوتا ہے۔ دنیا میں کہیں بھی کوئی ایسا معاشرہ نہیں، جو خامیوں سے پاک ہو۔ اس لیئے مضمون نگار اپنے رپورتاژ لکھتے وقت امریکی معاشرے کی خامیوں کا بھی ذکر کر دیا کریں تا کہ قارئین تصویر کے دونوں رُخ دیکھ سکیں۔ امریکہ نے بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں پاکستانی صحافیوں کے لیئے جن تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا ہے اسے ایک خوشگوار صحافتی تبدیلی سے تعبیر کیا جائے گا۔ بہرحال ''خبرونظر'' ایک خوبصورت معلوماتی جریدہ ہے۔ اس کا بیتابی سے انتظار رہتا ہے۔

پروفیسر عبدالصبور خان آزاد کشمیر

میگزین کی افادیت

آپ کا میگزین ''خبرونظر'' دو سال سے میرے مطالعہ میں ہے۔ اس میگزین کی افادیت سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ کئی بار آپ کو خط لکھنے کا سوچا لیکن ہمیشہ مصروفیت آڑے آ گئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ جس طرح پاکستان میں بے شمار منصوبوں پر مدد کر رہا ہے اُس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس میں شامل مضامین کی افادیت سے بھی ہم انکار نہیں کر سکتے۔ بہرحال آپ لوگ اتنا اچھا اور معلوماتی میگزین نکالنے پر یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔

طارق بن عُمر خیرپورمیرس

شکایت

میں **"خبرونظر"** کا قاری ہوں۔ باقاعدگی سے رسالہ مل رہا ہے اور میں بڑی دلچسپی سے اس کو پڑھتا ہوں۔ لیکن شکایت یہ ہے کہ میں نے کئی بار خطوط ارسال کیئے مگر کسی ایک کو بھی شاملِ اشاعت نہیں کیا گیا۔ پتہ نہیں آپ لوگوں کو خط ملتے بھی ہیں یا نہیں؟ دعا ہے کہ آپ ''خبرونظر'' کی پوری ٹیم کے ساتھ خیریت سے ہوں۔

محمد سارنگ ھنبانی بلوچ خیرپورمیرس

Elections 2008

پاکستانی انتخابات 2008

امریکی سفارتخانہ میں الیکشن آبزرویشن سینٹر

امریکی سفارتخانہ نے پاکستان میں انتخابی عمل کا جائزہ لینے والی مختلف ٹیموں کے کام کو مربوط بنانے کیلئے پولنگ والے دن اور ایک دن قبل و بعد الیکشن آبزرویشن سینٹر قائم کیا۔

اس مرکز میں جو سفارتخانہ کے احاطہ میں قائم کیا گیا تھا، سفارتخانہ کا عملہ تعینات کیا گیا اور اسے ٹیلی ویژن، فیکس، ریڈیو، کمپیوٹرز اور دیگر ٹیکنالوجی سے مزین کیا گیا تا کہ بتدریج آنے والے انتخابی نتائج کا مسلسل جائزہ لیا جا سکے۔

الیکشن آبزرویشن سینٹر کا باقاعدہ آغاز 17 فروری کو کیا گیا اور یہ 19 فروری تک مسلسل 60 گھنٹے کام کرتا رہا۔

امریکی نائب سفیر پیٹر بوڈی نے کہا ہے کہ 18 فروری کے انتخابات پاکستان میں جمہوریت کی جانب پیش رفت میں اہم قدم ہیں۔ حکومت امریکہ نے پاکستان کے انتخابی عمل میں تربیت، آلات اور فنی معاونت کے پروگراموں کے ذریعہ نمایاں طور پر اعانت کی۔

الیکشن آبزرویشن سینٹر میں دن رات کئی سرگرمیاں برابر جاری رہیں۔ بعض اہلکار اردو زبان کے ٹی وی نیوز چینلز پر نظر رکھنے کیلئے تعینات کئے گئے تا کہ ٹیم کو تازہ ترین انتخابی خبروں سے آگاہ کریں۔ دیگر اہلکار پولنگ کے عمل کا جائزہ لینے کیلئے جانے والی ٹیموں سے رابطے میں رہے، قومی و بین الاقوامی میڈیا کی ٹیلی فون کالوں کا جواب دیتے رہے اور واشنگٹن ڈی سی میں محکمہ خارجہ کو انتخابی

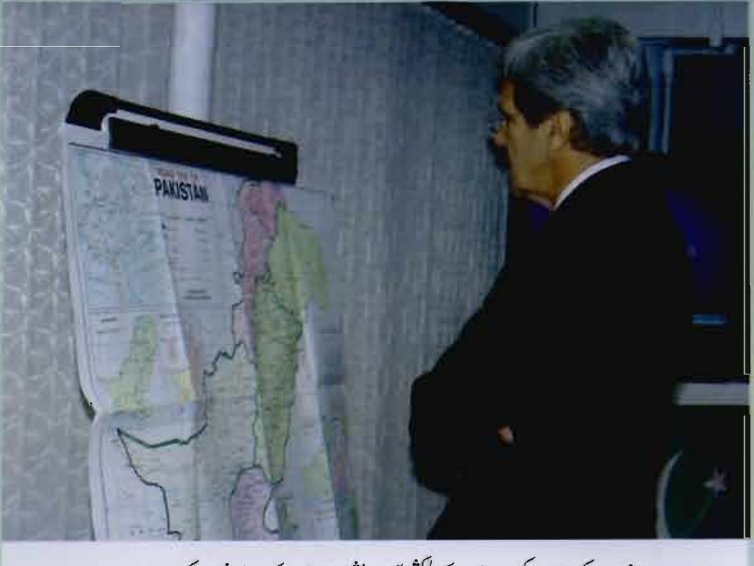

سینیٹر جان کیری امریکی سفارتخانہ کے الیکشن آبزرویشن سینٹر میں پاکستان کا نقشہ دیکھ رہے ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کے پولیٹیکل آفیسر ٹیری اسٹیئر زگونز الیز امریکی نمائندگان کو سینٹر کی نمایاں خوبیوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔

سفارتخانہ کا عملہ الیکشن آبزرویشن سینٹر میں مصروف عمل ہے۔

امریکی نائب سفیر پیٹر بوڈی اور رکن کانگریس شیلا جیکسن لی امریکی سفارتخانہ میں الیکشن آبزرویشن سینٹر میں میڈیا کے نمائندوں سے باتیں کر رہے ہیں۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی الیکشن آبزرویشن سینٹر میں انتخابی نتائج دیکھنے میں محو ہیں۔
جبکہ نائب سفیر پیٹر بوڈی بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔

سینیٹرز جان کیری، جوزف بائیڈن اور چک ہیگل آبزرویشن سینٹر کے عملہ کی ایک رکن الیز بتھ مارکر اور پولیٹیکل قونصلر ای سی پٹنم کے ہمراہ۔

امریکی نائب سفیر پیٹر بوڈی اور رکن کانگریس شیلا جیکسن لی امریکی سفارتخانہ میں الیکشن آبزرویشن سینٹر میں میڈیا کے نمائندوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ تصویر میں پولیٹیکل آفیسر ٹیری اسٹیئرز گونزالیز بھی نمایاں ہیں۔

آسٹریلین ہائی کمیشن اور برطانوی ہائی کمیشن کے نمائندوں نے امریکی سفارتخانہ کے الیکشن آبزرویشن سینٹر سے انتخابی عمل کا جائزہ لیا۔

امریکی سفارتخانہ کے سیاسی امور کے قونصلر ٹیری سٹیئرز گونزالیز نے سفارتخانہ میں انتخابی عمل کے جائزہ پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے "خبرونظر" کو بتایا کہ یہ اس سمت میں گزشتہ دو برسوں سے ہونے والے تمام پروگراموں کا بام عروج ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اور بین الاقوامی برادری میں دیگر ممالک کی جانب سے اعانت کی کامیابی سیاسی جماعتوں کی جانب سے نتائج قبول کیے جانے، اُنہیں قابل اعتبار پانے اور بین الاقوامی مبصرین کی جائزہ رپورٹوں سے عیاں ہیں۔

سینیٹرز جوزف بائیڈن، جان کیری اور چک ہیگل اور رکن کانگریس شیلا جیکسن لی نے بھی 18 فروری کی شام کو سفارتخانہ کے الیکشن آبزرویشن سینٹر کا دورہ کیا اور اُنہیں مربوط امریکی و برطانوی جائزہ ٹیموں کے بارے میں ایک بریفنگ دی گئی۔ بعدازاں، اُنہوں نے امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کی جانب سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں سول سوسائٹی، میڈیا اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات کی۔

انتخابی عمل کا جائزہ لینے کے تجربہ کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے رکن کانگریس شیلا جیکسن لی نے کہا کہ وہ اور ایوان نمائندگان کے دیگر ارکان ایک ایسا جمہوری، مستحکم اور مضبوط پاکستان دیکھنے کے خواہاں ہیں جو اس خطہ میں اور پوری دنیا میں امن اور ترقی کیلئے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

Elections 2008

امریکی ارکان کانگریس اور سفارتی

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن لاہور کے ایک پولنگ اسٹیشن میں ووٹنگ کا عمل دیکھ رہی ہیں۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی اسلام آباد کے ایک پولنگ اسٹیشن میں

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی الیکشن کمیشن کے سیکریٹری کنور دلشاد کے ہمراہ میڈیا کے نمائندوں سے باتیں کر رہی ہیں۔ نائب سفیر پیٹر بوڈی بائیں طرف موجود ہیں۔

امریکی کانگریس کے چار ارکان نے امریکی سفارتخانہ کے ٹیموں، دیگر سفارتکاروں اور بین الاقوامی انتخابی مبصرین کے ساتھ پاکستان بھر کا دورہ کیا تاکہ 18 فروری کو ہونے والے قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا جائزہ لے سکیں۔

سینیٹر جوزف بائیڈن (ڈیموکریٹ) جان کیری (ڈیموکریٹ) اور چارلس ہیگل (ریپبلکن) نے رکن ایوان نمائندگان شیلا جیکسن لی (ڈیموکریٹ) کے ساتھ مختلف پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کیا تاکہ ووٹنگ کے عمل کے بارے میں جان سکیں اور یہ تاثرات حاصل کرسکیں کہ انتخابی عمل کیسے منعقد ہوا۔

رکن ایوان نمائندگان شیلا جیکسن لی نے اسلام آباد کے علاقہ میں پولنگ کے مقامات کا دورہ کیا، جبکہ تینوں سینیٹرز نے لاہور میں مختلف پولنگ اسٹیشن دیکھے۔

انتخابات کے بعد اظہار خیال کرتے ہوئے سینیٹر جان کیری نے کہا کہ انتخابات پاکستان کے عوام کی نظروں میں اور ان کے ساتھ بیشتر مبصرین کے جائزہ کے مطابق ساکھ اور جائز ہونے کے کم از کم پیمانہ پر پورا اترتے ہیں۔ سینیٹر جوزف بائیڈن نے بھی جو امریکی ایوان بالا کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے چیئر مین ہیں، انتخابات کو "بااعتبار" قرار دیا۔ اور سینیٹر ہیگل نے پاکستان میں جمہوری عمل کو سراہا اور کہا کہ جمہوریت کا مطلب ہے اپنی اصلاح کرنا اور ہر نیا انتخاب نئی امید، نئے امکانات، نیا اعتبار اور نیا اعتماد پیدا کرتا ہے۔

سینیٹرز جان کیری، جوزف بائیڈن اور چک ہیگل لاہور میں ایک پولنگ اسٹیشن انتخابی حکام کے ساتھ۔

اہلکاروں کا پاکستانی انتخابات کا جائزہ

ایک پاکستانی انتخابی اہلکار امریکی سفیر پیٹرسن کو پولنگ کے طریقہ کار سے آگاہ کررہی ہیں۔

امریکی کانگریس کی رکن شیلا جیکسن لی اسلام آباد کے ایک پولنگ اسٹیشن میں ووٹ کی رجسٹریشن کا طریقہ کار دیکھ رہی ہیں۔

پولنگ کے عملے کا ایک رکن ایک انتخابی مبصر کی باتیں بغور سن رہے ہیں، جبکہ سینیٹر جان کیری بھی تصویر میں موجود ہیں۔

امریکی محکمہ خارجہ نے انتخابات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ایک منتخب اور سویلین جمہوریت کی جانب ایک اہم قدم ہے، جس میں پاکستان کے عوام کا فیصلہ جھلکتا ہے۔

انتخابات کے دن امریکی مشن نے پاکستان بھر میں مبصرین کی 21 ٹیمیں بھیجیں جنہوں نے کوئٹہ سے پشاور اور کراچی سے اسلام آباد تک قومی اسمبلی کے 28 حلقوں کا دورہ کیا۔ امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے لاہور میں دو پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کیا۔

امریکہ میں قائم تنظیم ڈیماکریسی انٹرنیشنل سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی مبصرین 10 فروری کو پاکستان پہنچے اور اس نے کراچی، لاہور، پشاور، ملتان اور اسلام آباد سمیت پندرہ اضلاع میں مختصر مدت کے لئے 38 مبصرین بھیجے۔ ڈیماکریسی انٹرنیشنل نے جائزہ کا یہ کام یو ایس ایڈ کی جانب سے فراہم کردہ ایک گرانٹ کے ذریعہ کیا تھا۔ سابق امریکی رکن کانگریس جم موڈی کی زیر قیادت ڈیماکریسی انٹرنیشنل کے وفد میں سیاسی، علمی اور خارجہ حکمت عملی کے رہنما اور اُن کے ساتھ انتخابی عمل اور پاکستانی سیاست کے ماہرین شامل تھے۔

انتخابات کے بین الاقوامی جائزے اب دنیا بھر میں عام ہو چکے ہیں اور ایک عالمی روایت کے طور پر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ تجربہ سے یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ بااعتبار اور غیر جانبدار مبصرین اس بات کو یقینی بنا کر کہ رائے دہندگان، انتخابی عملہ اور سیاسی جماعتیں ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کے عمل کے مروجہ طریقہ کار کو اپناتے ہیں، ایک انتخابی عمل کو مستحکم بنا سکتے ہیں۔ انتخابی مبصرین براہ راست انتخابی دھاندلی نہیں روک سکتے بلکہ ایسے واقعات کو ریکارڈ کر سکتے ہیں اور آگاہ کر سکتے ہیں جو ایسے عوامل ہیں جو ایک انتخاب کے آزادانہ، منصفانہ اور قابل اعتبار رہونے کی ساکھ کو متاثر کر سکتے ہیں۔

انتخابات کا جائزہ لینے کی امریکی کوششیں پاکستان میں انتخابی عمل میں امریکی اعانت کا مظہر ہیں۔ انتخابی تیاریوں کیلئے امریکی امداد میں رائے دہندگان کی کمپیوٹرائزڈ فہرستیں، شفاف بیلٹ باکس کی خریداری اور انتخابی عملے کی تربیت کیلئے فنڈز کی فراہمی بھی شامل ہے۔

امریکی سفارتخانہ نے برطانوی و کینیڈین ہائی کمیشنز اور جاپانی سفارتخانہ کے ساتھ انتخابی جائزہ کی سرگرمیوں کو مربوط بنایا جو اپنے طور پر مبصرین کی ٹیموں کو اسپانسر کر رہے تھے۔

"سیاست اور میڈیا کا چولی دامن کا ساتھ ہے"

امریکی سفارتکار کا امریکی صدارتی انتخابات کے بارے میں لیکچر

امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی الیزبتھ کولٹن نے 7 فروری 2008ء کو اسلام آباد میں طلبہ و طالبات اور میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے زور دے کر کہا ہے کہ ہر شہری کو ایک جمہوری معاشرہ میں ووٹ کا حق استعمال کر کے اہم کردار ادا کرنا چاہیئے۔

الیزبتھ کولٹن نے کہا کہ رائے دہندگان ایسے امیدواروں کو ترجیح دیتے ہیں جو معیشت کی ترقی اور اُن کے خاندانوں کو صحت اور تعلیم کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کی حکمت عملی لاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر امریکیوں کیلئے جب وہ ووٹ ڈالنے کیلئے گھروں سے نکلتے ہیں خارجہ پالیسی ثانوی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کولٹن نے "امریکی صدارتی انتخابات - وائٹ ہاؤس کو جانے والا راستہ" کے عنوان سے ایک لیکچر دیتے ہوئے عصر حاضر میں میڈیا کے اہم کردار کو اجاگر کیا اور کہا کہ "سیاست اور میڈیا کا چولی دامن کا ساتھ ہے" اور یہ کہ "سیاست اب میڈیا کے بغیر آزادانہ طور پر برقرار نہیں رہ سکتی۔"

نیشنل لائبریری کے لنکن ریڈنگ لاؤنج میں ڈاکٹر کولٹن کے خطبہ کے ساتھ امریکی انتخابات کے تاریخ کے بارے میں ایک دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی اور تقریب کے شرکاء کیلئے امریکی انتخابات کے بارے میں اطلاعات کے ماخذ اور 2008ء میں صدارتی امیدواروں اور ان کی انتخابی مہم کے بارے میں عکسی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔

اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی ڈاکٹر الیزبتھ کولٹن نیشنل لائبریری میں امریکی صدارتی انتخابات کے حوالے سے لیکچر دے رہی ہیں۔

دلدلی علاقوں کے تحفظ

کے پروگرام میں قونصل جنرل کی شرکت

کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے اینسکی اور صوبہ سندھ کے سیکریٹری جنگلات وجنگلی حیات محبوب عالم انصاری نے سینڈاسپٹ کے ساحل پر سبز کچھوے کو چھوڑ رہے ہیں۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے 2 فروری 2008ء کوسینڈس پٹ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے عالمی فنڈ (WWF) کے دلدلی علاقوں کے مرکز میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نہایت اہم بات ہے کہ لوگ منفرد اور معدوم ہونے کے خطرہ سے دوچار ماحولیاتی نظاموں کو محفوظ کرنے کے عزم کا اعادہ کریں۔

امریکی سفارتکار نے آرٹ اور تقریری مقابلوں میں شرکت کرنے والے نوجوانوں کو مبارک باد دیتے ہوئے زور دے کر کہا کہ بنی نوع انسان کی بقا کیلئے ماحولیاتی نظام کے تحفظ کے سنگین معاملہ کے بارے میں شعور وآگہی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ دلدلی علاقوں کا کنونشن جو 1971ء میں تیار کیا گیا تھا حکومتوں کے مابین ایک سمجھوتہ ہے جس کے تحت دلدلی علاقوں کے تحفظ اور اُن کے وسائل کے درست استعمال کیلئے قومی سطح پر اور بین الاقوامی تعاون کیلئے ایک لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی سینڈسپٹ کے ساحل پر دلدلی علاقوں کے عالمی دن کی تقریب میں شریک ہوئیں۔ سندھ کے سیکریٹری ماحولیات ومتبادل توانائی میر حسین شاہ، ویٹ لینڈ سینٹر کے انچارج راحت نجم، سندھ کے جنگلات وجنگلی حیات کے سیکریٹری محبوب عالم اور ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے انڈس فار آل پروگرام کے ڈائریکٹر ڈاکٹر غلام اکبر کا تقریب کے شرکاء کے ساتھ گروپ فوٹو۔

امریکی سفارتکار اینسکی نے کہا کہ جنگلی حیات کے تحفظ کا عالمی فنڈ امریکی ٹیکنالوجی کا موثر استعمال کرتا ہے، جن میں اونچی سطح کی دلدلی زمینوں کیلئے انتہائی ہلکی ربڑ کی کشتیوں سے لے کر انتہائی جدید جغرافیائی معلومات کے ایسے نظام شامل ہیں جو مواصلاتی سیاروں سے تصاویر حاصل کرتے ہیں۔

یہ پروگرام دلدلی علاقوں کے عالمی دن کی مناسبت سے ترتیب دیا گیا تھا تاکہ دنیا کے ماحولیات نظاموں میں دلدلی علاقوں کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور اس میں رہائش پذیر مخلوق کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ یہ دن 2 فروری 1971ء کو دلدلی علاقوں کے کنونشن کی سالگرہ کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے جنگلی حیات کے تحفظ کے عالمی فنڈ کے زیر اہتمام شہر کے سرکاری اسکولوں اور نجی تعلیمی اداروں کے مابین آرٹ اور تقریری مقابلے جیتنے والے اور دیگر شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی کا نیشنل آرٹ گیلری کا دورہ

نیشنل آرٹ گیلری کی ایک اہلکار رکن کانگریس شیلا جیکسن لی کو ممتاز پاکستانی فنکاروں کے کام سے متعارف کرارہی ہیں۔

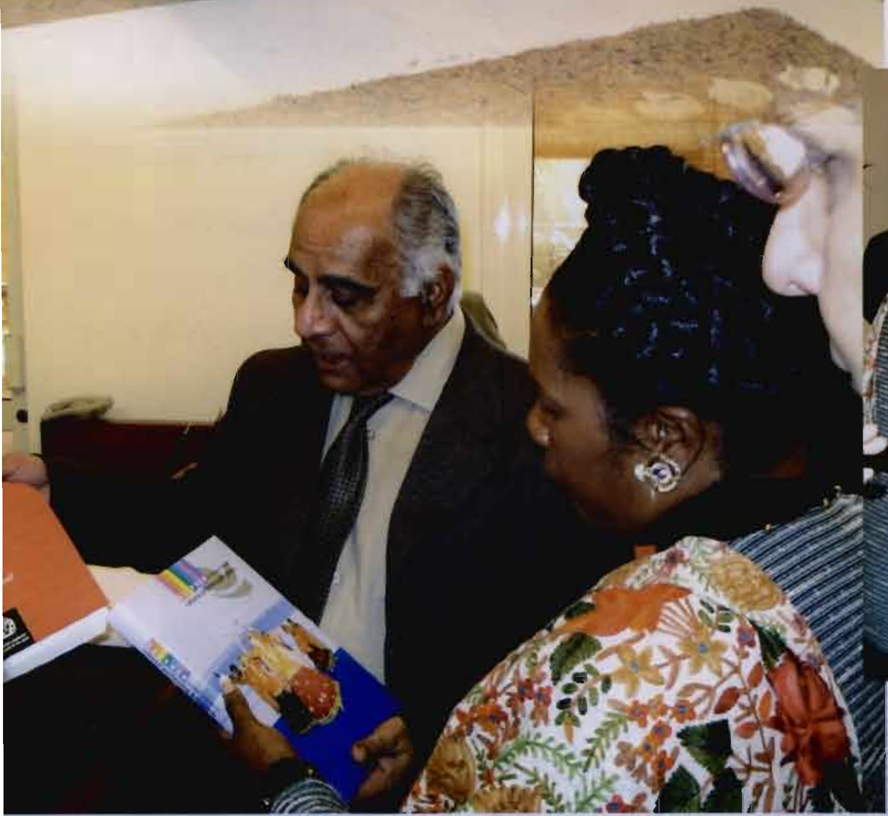

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی اسلام آباد میں نیشنل آرٹ گیلری میں ڈائریکٹر نعیم طاہر کے
ہمراہ فن کا ایک نمونہ دیکھ رہی ہیں۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی اور کراچی میں قونصل جنرل کے اینسکی کراچی میں پورٹ قاسم پر کسٹم حکام کے ساتھ۔

امریکی رکن کانگریس کا دورۂ کراچی

امریکی رکن کانگریس شیلا جیکسن لی (ڈیموکریٹ۔ٹیکساس) نے زور دے کر کہا ہے کہ پورٹ قاسم میں انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی کے قیام سے پاکستان اور وسط ایشیائی ریاستوں سے امریکہ جانے والے سامان کی رفتار میں تیزی آگئی ہے اور امریکہ کی سلامتی بھی بہتر ہوئی ہے۔

امریکی نمائندہ نے کہا کہ یہ مرکز دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں روک تھام کا ایک ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ ہماری سرحدیں زیادہ محفوظ ہوجائیں گی اور پاکستانی برآمدات کی اقتصادی استعداد میں اضافہ ہوگا۔ شیلا جیکسن نے، جو ہوم لینڈ سیکورٹی کی ذیلی کمیٹی برائے تحفظ ذرائع نقل وحمل اور اقتصادی ڈھانچہ کی سلامتی کی سربراہ ہیں، اِن خیالات کا اظہار 19 فروری کو کراچی میں پورٹ قاسم میں انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی منصوبہ کے دورہ کے موقع پر کیا۔

پاکستان کے محکمہ کسٹم کے اعلیٰ حکام بشمول چیف کولیکٹر آف کسٹمز منیر قریشی اور کولیکٹر آف کسٹمز رفعت حسن بھی اس موقع پر موجود تھے۔

امریکی رکن کانگریس نے کہا کہ حکومت پاکستان کے ساتھ مشترکہ طور پر یہ مرکز امریکہ جانے والے ہر کنٹینر کا معائنہ کرنے کیلئے انٹیگریٹیڈ اسکیننگ ٹیکنالوجی بروئے کار لانے کے قابل عمل ہونے کی آزمائش کرے گا۔ پورٹ قاسم دنیا میں تیسرا مرکز ہے، جسے اس آزمائشی مرحلہ کیلئے منتخب کیا گیا ہے، یہ اقدام دونوں ملکوں کے درمیان قریبی تعاون کا عکاس ہے۔

محفوظ مال برداری کا منصوبہ امریکی محکمہ داخلی سلامتی، محکمہ توانائی اور محکمہ خارجہ کی مشترکہ کاوش ہے اور عالمی رسد کے تحفظ کا جامع ماڈل منصوبہ ہے۔ یہ قانونی تجارت کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ اُس کی سلامتی میں اضافہ کرتا ہے۔ یہ اطلاعات کے استعمال، میزبان ملک کی حکومت اور تجارتی اشتراک اور اس کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاکر سمندری مال برداری کے سامان کے تحفظ کا اہتمام کرتا ہے اور دہشت گردی کے امکانات کو کم سے کم کرتا ہے۔

پورٹ قاسم کے دورہ کے دوران کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی اور امریکی سفارتخانہ کی ثقافتی امور کی افسر کونسٹینس کولڈنگ جونز بھی رکن کانگریس کے ہمراہ تھیں۔

اپنے کراچی کے دورہ کے دوران، شیلا جیکسن لی نے قونصل جنرل کی رہائش گاہ پر نوجوانوں کے تبادلہ پروگرام YES، تعلیمی وتحقیقی نیٹ ورک iEARN کے طالبعلموں سے بھی ملاقات کی۔ پروگرام کے سابق طالبعلموں نے امریکہ میں اپنے تجربات شیئر کئے اور شیلا جیکسن لی نے آئندہ جانے والے گروپ کو امریکی معاشرہ اور ثقافت کے بارے میں نصیحت کی۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی، کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی اور امریکی سفارتخانہ کے افسر ہرمزد کانگا کا YES پروگرام کے طالبعلموں کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی (وسط)، کراچی میں قونصل جنرل کے اینسکی (بائیں) اور امریکی سفارتخانہ کی کلچرل افیئرز آفیسر کانسٹینس جانز کراچی میں سندھ کے ممتاز اساتذہ کے ہمراہ۔

رکن کانگریس شیلا جیکسن لی اور کراچی میں قونصل جنرل کے اینسکی کراچی میں امریکن بزنس کونسل کے بعض ارکان کے ہمراہ۔

امریکی سفیر کی جانب سے ترقیاتی کاموں میں قبائلی خواتین کے کردار کی تعریف

قبائلی خواتین کی بہبود کی تنظیم کی سربراہ ڈاکٹر بیگم جان پشاور میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کو پٹھانوں اور قبائلی ملبوسات کے متعلق ایک کتاب پیش کررہی ہیں۔ امریکی قونصل خانہ کے قائم مقام پرنسپل آفیسر مائیکل ویا بھی اس موقع پر موجود ہیں۔

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے یکم فروری 2008ء کو پشاور میں قبائلی خواتین کی فلاح و بہبود کی تنظیم (TWWA) کی چیئرپرسن ڈاکٹر بیگم جان سے ایک ملاقات کے دوران خواتین پر زور دیا ہے کہ وہ معاشرہ میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے "اپنی آواز بلند کریں۔"

امریکی سفیر نے کہا کہ "امریکہ ڈاکٹر بیگم جان جیسے قبائلی رہنماؤں کی اُن کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو وہ عورتوں کو جمہوری عمل کی اہمیت سے آگاہ کرنے اور گھرانوں کو اپنی بچیاں اسکول بھیجنے کیلئے قائل کرنے کیلئے کررہے ہیں۔"

امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ نے فاٹا کیلئے پاکستانی حکومت کے ترقیاتی منصوبہ میں اعانت کی غرض سے 750 ملین ڈالر دینے کا عہد کیا ہے، جس کا مقصد وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں سماجی و معاشی حالات کو بہتر بنانا ہے۔

سفیر امریکہ نے کہا کہ "ڈاکٹر جان ایک مثال قائم کرکے اُن بے شمار خواتین کیلئے ایک مشعل راہ بن گئی ہیں جو روزانہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر روزگار کیلئے نکلتی ہیں۔" ڈاکٹر بیگم جان کی زیر قیادت قبائلی خواتین کی فلاح و بہبود کی تنظیم نے ایسے پروگرام وضع کئے ہیں جن کے تحت خواتین کو اپنے علاقے کے امور میں شرکت کرنے میں مدد ملتی ہے۔

امریکی سفیر پیٹرسن نے اپنے دورۂ پشاور کے دوران صوبہ سرحد کے گورنر اویس احمد غنی اور سابق وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیرپاؤ سے بھی ملاقاتیں کیں۔

سفیر این ڈبلیو پیٹرسن پشاور میں قبائلی خواتین کی بہبود کی تنظیم کی سربراہ ڈاکٹر بیگم جان سے ملاقات کررہی ہیں۔

رضائی سازی : ایک امریکی فن

امریکی سفارتکار کا رضائی بنانے کے فن کے متعلق اظہارِ خیال

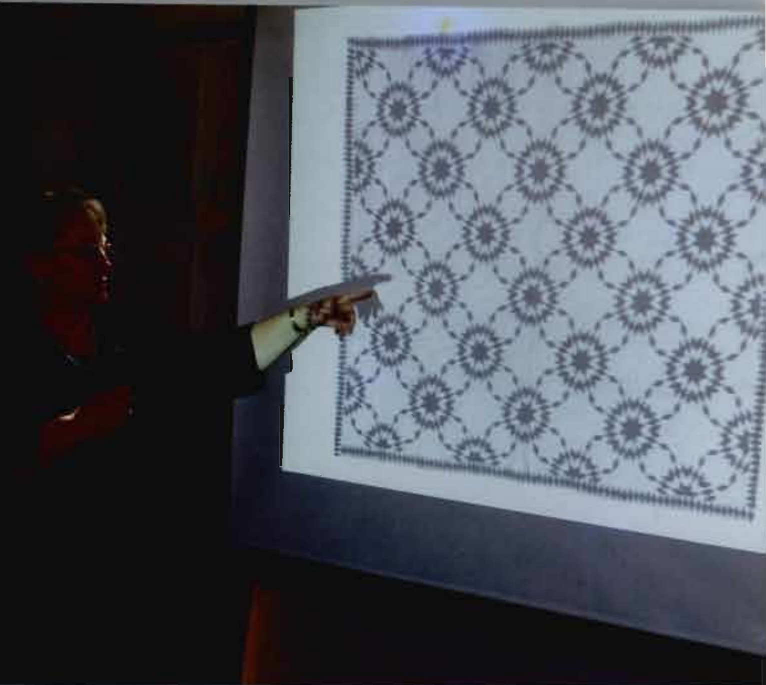

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ کراچی میں سینٹرل انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹس کے طلبا و طالبات اور اساتذہ کو رضائی سازی کے فن کے بارے میں ایک لیکچر دے رہی ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کی شعبہ امور عامہ کی قونصلر کے ویب مے فیلڈ نے 8 فروری 2008ء کو سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹس میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ رضائی بنانے کا عمل نہ صرف ایک فن ہے ، بلکہ یہ امریکی تاریخ کا عکاس بھی ہے۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ رضائی بنانے کا عمل فن کی ایک ایسی شکل ہے جس میں عملیت پسندی اور خودنمائی کا اظہار دنیا بھر کی ثقافتوں میں قدرِ مشترک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہزار جامے کی رضائی بنانے کی ابتداء شمالی امریکہ میں نہیں ہوئی، تاہم یہ فن ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں صدیوں سے عام ہے۔

کے ویب مے فیلڈ نے " رضائی سازی۔ ایک امریکی فن " کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ مختلف ملکوں میں رضائیوں کے نمونوں اور تیکنیک میں تنوع موجود ہے، جیسا کہ پاکستان میں رَلی کی رضائیاں ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں رضائی بنانے کے کام میں اب دوبارہ دلچسپی لی جا رہی ہے اور ریاست ٹیکساس کے شہر ہیوسٹن میں رضائیوں کے حالیہ بین الاقوامی میلہ میں 54 ہزار افراد نے شرکت کی۔

مے فیلڈ نے کہا کہ رضائی بنانے میں استعمال ہونے والا خام مال اپنے وقت کی معاشی حالت کا مظہر بھی ہوتا ہے۔ ریشم اور مخمل جو پُرتعیش کپڑے تصور کئے جاتے تھے کا 1880ء کے عشرہ کے اواخر میں رضائیوں میں اُن کا استعمال نسبتاً خوشحال دور کی عکاسی کرتا ہے۔ 1930ء کے صنعتی زوال کے دور میں رضائی بنانے والوں نے سستے سوتی کپڑے کو استعمال کرنے کو ترجیح دی، جو ملبوسات میں سے بچ جاتا تھا اور اس طرح وہ کمیاب وسائل کو بروئے کار لائے۔

امریکی سفارتکار نے تصاویر کی مدد سے وضاحت کی کہ رضائیوں کے نمونے امریکی تاریخ کے سیاسی واقعات کی عکاسی بھی کر سکتے ہیں، جیسا کہ "Whig Rose" کا نمونہ جو اولین دور کی ایک امریکی سیاسی جماعت کی یاد دلاتا ہے۔ بعض نمونے مغرب کی جانب ترک وطن کی نشاندہی کرتے ہیں جب 19ویں صدی میں امریکی سرحدوں پر آبادیاں قائم ہو رہی تھیں، مثال کے طور پر "Rocky Road to Kansas"۔

آخر میں مے فیلڈ نے کہا کہ آج کے رضائی بنانے والے نت نئے نمونوں، مواد اور تیکنیکس کے ساتھ تجربات کر کے اپنی رضائیوں کو گھریلو استعمال کی ایک مفید شے کے دائرہ سے نکال کر فن کا ایک منفرد نمونہ بنا دیتے ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کی امور عامہ کی قونصلر کے ویب میفیلڈ اور امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کا کراچی میں سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹس کے طالب علموں اور اساتذہ کے ساتھ گروپ فوٹو۔

امریکی سفارتخانہ کی امور عامہ کی قونصلر کے ویب میفیلڈ سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹس کی پرنسپل ناہید رضا کے ہمراہ۔

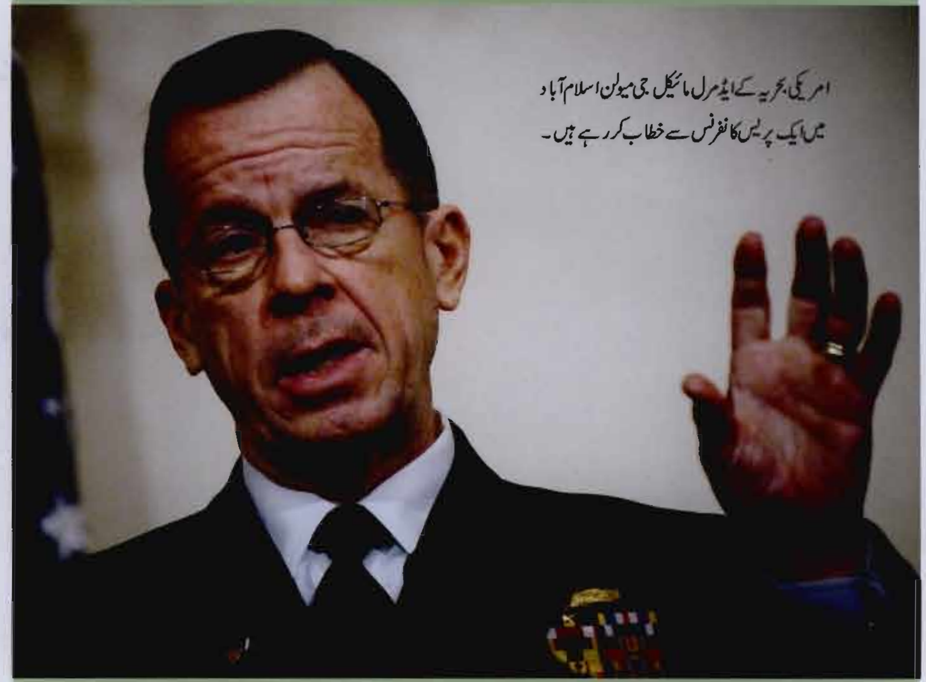

امریکی بحریہ کے ایڈمرل مائیکل جی میولن اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

ہم ہمیشہ پاکستان کے اقتدارِ اعلیٰ کا احترام کریں گے:

ایڈمرل مائیکل میولن

امریکہ کے چیئر مین جوائنٹ چیفس ایڈمرل مائیک میولن نے 9 فروری 2008ء کو اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں اُن کے ابتدائی بیان کے چند اقتباسات قارئین کی نذر ہیں:

ایڈمرل مائیک میولن: یہ بات میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ میں یہاں ہوں اور میں خوش ہوں کہ آج سہ پہر آپ کے ساتھ ہوں۔ سب سے پہلے میں چند دن قبل ہیلی کاپٹر کے حادثہ میں ہونے والے جانی نقصان پر پاکستان کے لوگوں، مسلح افواج اور متاثرین کے اہل خانہ سے افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک یاددہانی ہے کہ دنیا بھر میں مسلح افواج ایک خطرناک کام میں مصروف ہیں۔ میری سوچوں کا محور وہ تمام خاندان ہیں، جو اس اندوہناک سانحہ سے متاثر ہوئے ہیں۔

میں خاص طور پر پاکستان کے دورہ کی دعوت کو سراہتا ہوں اور جنرل کیانی کی میزبانی کا معترف ہوں۔ اکتوبر میں چیئر مین کا عہدہ سنبھالنے کے بعد میرا یہ پہلا دورہ ہے۔ میں پاکستان کے زبردست لوگوں کا ان کی دوستی پر شکرگزار ہوں۔ آخری بار جب میں یہاں آیا تھا تو یہ ایک سال سے زیادہ پرانی بات نہیں ہے اُس وقت میں امریکی بحریہ کا سربراہ تھا۔ میں نے یہاں بڑا مصروف دن گزارا ہے اور نہایت اہم ملاقاتیں کیں اور تبادلہ خیال کیا اور میں ان ملاقاتوں میں بے تکلف گفتگو سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔

یہ بات مجھ پر عیاں ہوگئی ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج اس جنگ میں زبردست قربانیاں پیش کررہی ہیں اور ہم ان قربانیوں کو سمجھتے ہیں اور ان کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور مجھ پر یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ سرحدی علاقے بڑے سخت ہیں اور ہم نے ان کے بارے میں آج تفصیلی بات چیت کی ہے۔ میں پاکستان کی مسلح افواج کے مردوزن کی خدمات کو سراہتا ہوں۔ پاکستان ایک جری اور تاریخی حلیف ہے اور ہماری افواج کے مابین مضبوط تعلقات ہیں۔ ہم ایک نئے دور میں ہیں اور ہمیں نئے خطرات کا سامنا ہے۔ دونوں ملکوں کی اقوام دہشت گردی کا شکار رہی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تعاون، اشتراک کار اور باہمی تعلقات کلید کا درجہ رکھتے ہیں۔

ہم ہمیشہ پاکستان کے اقتدار اعلیٰ کا احترام کریں گے اور جب کبھی کہا جائے گا تو ہم اس کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ میں یہاں آیا ہی اس لئے ہوں کہ درپیش چیلنجوں کا بہتر طور پر ادراک کرسکوں۔ ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ ذاتی دوروں کے ذریعہ بہتر طور پر کام کیا جا سکتا ہے بہ نسبت دُور واشنگٹن میں بیٹھ کر تعلقات اور اشتراک کار کیلئے سخت محنت کرنا۔ اس طرح ہم نت نئی راہیں تلاش کرسکتے ہیں اور دہشت گردوں کے خلاف جنگ کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ ہمارا اشتراک اس بات کی ایک مثال ہے کہ اقوام کس طرح مل جل کر مشترکہ اہداف کیلئے کام کرتی ہیں۔

اسلام آباد میں ایڈمرل مائیکل میولن کی پریس کانفرنس میں شریک ملکی و غیر ملکی صحافی۔

امریکی چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف ایڈمرل مائیکل میولن اسلام آباد میں اپنے دورہ کے موقع پر پاک فوج کے دستہ کا معائنہ کر رہے ہیں۔
(محکمہ دفاع، فوٹو پیٹی آفیسر فرسٹ کلاس، چاڈ جے میک نیلے)

امریکی چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف ایڈمرل مائیکل میولن راولپنڈی میں پاکستان کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل پرویز کیانی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

امریکی بحریہ کے ایڈمرل میولن، راولپنڈی میں صدر پرویز مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں۔

چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی جنرل طارق مجید راولپنڈی میں امریکی چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف ایڈمرل میولن کو سوونئر پیش کر رہے ہیں۔

جے ولیم فل برائٹ فیلوشپ پروگرام برائے 2009ء کا اعلان

The United States
Educational Foundation
in Pakistan

Fulbright Scholarship Competition 2 0 0 9

Study for a Master's or Ph.D. in the United States

About the Programs

Fulbright/USAID Master's Scholarship Program

This program will fund up to two years of graduate study in the United States for a Master's degree program. The program is funded by The United States Agency for International Development (USAID). Priority will be given to education, agriculture, health, economics, teaching of English, journalism, and fields related to economic development. Eligible candidates will have either a four-year Bachelor's degree or a Bachelor's and Master's combination totaling 16 years of formal education from an accredited university. **Recent graduates are strongly encouraged to apply.**

A few Ph.D. scholarships are also available for students requiring a Master's degree first. If your ultimate objective is a Ph.D. but you are only eligible to apply for the Master's, be sure to state this clearly in the application.

Fulbright Ph.D. Scholarship Programs

USEFP administers two Ph.D. programs that fund up to four years of graduate study in the United States towards a Ph.D. degree. This may be coursework and/or research towards a Ph.D. or an entire program. Eligible applicants will have a Master's, M. Phil. or comparable degree (a minimum of 18 years of formal education) from an accredited university. **Applicants with more than two years of research and work experience in their field are strongly encouraged to apply.**

1. Fulbright/HEC/USAID Ph.D. Program:
The majority of funding for this program is provided by the Higher Education Commission (HEC) of the Government of Pakistan in addition to funding by USAID. Priority will be given to the pure and applied sciences, agriculture, health, economics, finance and fields essential for Pakistan's socio-economic development. Successful applicants will be required to post a bond with the HEC.

2. Fulbright Regular Ph.D. Program:
The majority of funding for this program is provided by the U.S. Department of State. Priority fields for this program are arts, humanities, and social sciences. Applicants pursuing Ph.D. work on topics about the U.S. are especially encouraged to apply.

Who is eligible?

To be eligible you must be a Pakistani citizen with a strong academic history and one or two degrees from accredited universities (totaling at least 16 years of formal education). All disciplines - sciences, social sciences, arts, humanities, journalism, business, law - are welcome to apply, with the exception of clinical medicine. It is highly desirable that candidates have work experience in teaching, research, or the public sector in Pakistan.

In addition to academic work, persons selected for Fulbright programs are expected to share information about Pakistani life and culture with their U.S. colleagues and with community groups in the U.S. On returning to Pakistan, Fulbright grantees are expected to share their U.S. experiences with colleagues and community groups in Pakistan. Successful candidates should be poised to assume a leadership position in their field and must be committed to returning and serving Pakistan.

Women, minorities and persons with disabilities are strongly encouraged to apply.

When will the program begin?

Programs of study begin in the fall of 2009.

What do the grants fund?

The grants fund tuition, required textbooks, airfare, a living stipend, and health insurance. USEFP will assist with the visa application process.

Which program should I apply for?

Generally, applicants with 16 years of formal education should apply for the Master's; those with 18 years of education should apply for the Ph.D. Grants are awarded in the program USEFP considers most appropriate.

Additional requirements?

GRE and TOEFL examinations required for all applicants. Applications will not be accepted without GRE and TOEFL scores or proof of registration. Applicants must possess a high level of fluency in spoken and written English. The minimum IBT TOEFL score required is 90. On the GRE, a minimum score of 300 is required on each section of the examination, with a higher score on the section most applicable to your field of study. Scores must be received by USEFP by **July 1, 2008.**

Please Note: All successful candidates are required to sign a contract with USEFP that immediately after their program in the U.S., they will return to Pakistan and serve the country for the number of years equivalent to the length of their scholarship program. This contract is redeemable on a year-for-year basis after returning to work in Pakistan, so that as long as a person fulfills the service requirement, he or she will pay nothing. Otherwise, a grantee will be legally liable for the cost of his or her scholarship program in the U.S. on a year-for-year basis.

Who is ineligible?

Persons with a dual U.S./Pakistan nationality or who have a spouse, parent, fiancé or child over 18 years of age who is a U.S. citizen or permanent resident. Employees of the Fulbright organization or the U.S. Department of State and their spouses, fiancés, siblings, dependents, children and parents. Employees of USAID or the HEC and their spouses, fiancés, siblings, dependents, children and parents are ineligible for programs funded by their agencies.

Apply online or download an application form at www.usefpakistan.org

All material original application with references and attested copies of supporting documentation along with one additional copy of the complete application must be received by USEFP at the address given below by 4:30 p.m. on May 1, 2008. Preference is given to persons who return complete applications early.

Address: The United States Educational Foundation in Pakistan, P.O. Box 1128, Islamabad 44000
Email: **fulbrightapps@usefpakistan.org**
Phone: **051-11-11-USEFP (051-11-11-87337)**
Fax: **051-2877095**

کراچی میں قونصل جنرل کے ایل اینسکی یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کے زیرِ انتظام مشاورتی وامتحانی مرکز کا افتتاح کررہی ہیں۔ تصویر میں ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک بھی نمایاں ہیں۔

کراچی میں امریکی امتحانی و مشاورتی مرکز کا افتتاح

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے کراچی میں امتحانی ومشاورتی مرکز کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے سندھ سے تعلق رکھنے والے طالب علموں اور اسکالرز کی دیرینہ خواہش پوری ہوگی۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے افتتاحی تقریب میں ماہرین تعلیم اور فلبرائیٹ اسکالرشپ حاصل کرنے والے سابق طالبعلموں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن اِن پاکستان (USEFP) کا دفتر کھلنے کا مطلب ہے کہ اب طالب علموں کو امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے بارے میں معلومات کے حصول کیلئے اسلام آباد کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔

یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کی ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک نے افتتاحی تقریب میں مہمانوں کو تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ امتحانی مرکز GRE ، SAT، TOEFL اور GMAT کے امتحانات کرانے کیلئے بھی استعمال کیا جا سکے گا۔ یہ امتحانی مرکز پاکستان میں یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن چلا رہا ہے۔

قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے کہا کہ "میں طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتی ہوں کہ وہ امریکہ میں معیاری تعلیم کیلئے اس نئے مرکز سے استفادہ کریں اور واپس آکر اپنے ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ دفتر سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں اعلیٰ تعلیم میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان طویل تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔"

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کے مشاورتی وامتحانی مرکز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کررہی ہیں۔

یو ایس ایڈ کا زچہ اور بچہ کی صحت کے بارے میں پروگرام کا جائزہ اجلاس

شعور کی بیداری کیلئے میوزک ویڈیو کا اجراء

us Samad Khan, Secretary Health, NWFP; Anne Aarnes, Mission Director, n, Islamabad; and Mary Skarie, Director Health Office, USAID/Pakistan;

مشہور گلوکار شفقت امانت علی خان ماں و بچے کی صحت کے بارے میں میوزک ویڈیو کے اجراء کی تقریب میں نغمہ سرا ہیں۔

بین الاقوامی ترقی کے امریکی ادارے (یو ایس ایڈ) اس کے شراکت داروں، زچہ اور بچہ کی صحت کے بارے میں ممتاز ماہرین اور پاکستان کے محکمہ صحت کے حکام نے 6 فروری 2008ء کو زچہ و بچہ سے متعلق پاکستان کے منصوبے (PIAMAN) پر پیش رفت کا سالانہ جائزہ لیا۔

اس موقع پر پاکستان میں یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنس (Anne Aarnes) نے کہا" مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ منصوبے کا جائزہ لینے والے قومی اور بین الاقوامی ماہرین اب تک ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لے رہے ہیں اور زچہ و بچہ کی صحت کے منصوبے میں اہم کامیابیوں سے ایک دوسرے کو آگاہ کر رہے ہیں۔

اجلاس کے شرکاء، منصوبے کے کامیاب اقدامات کا دائرہ مزید پاکستانیوں تک بڑھانے کیلئے سفارشات بھی مرتب کریں گے۔ اس منصوبے کے لئے رقوم یو ایس ایڈ نے فراہم کی ہیں اور اس پر جان سنو کمپنی (JSI) حکومت پاکستان کے اشتراک سے عمل کر رہی ہے۔ 4 کروڑ 99 لاکھ ڈالر لاگت کے اس منصوبے سے صحت کے نظاموں کی استعداد کار میں اضافہ ہو گا اور معاشرتی فلاح پر مبنی انداز فکر کو مضبوط کیا جائے گا تاکہ پاکستان کے 10 اضلاع میں زچہ اور بچہ کی مسلسل نگہداشت کو یقینی بنایا جا سکے۔

اس موقع پر (یو ایس ایڈ) نے زچہ و بچہ کی صحت کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کیلئے ایک نیا میوزک ویڈیو جاری کیا ہے۔

یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنس (Anne Aarnes) نے کہا" نوجوان جوڑوں کو سماج اور صحت سے متعلق پیغامات پہنچانے میں موسیقی اور ٹیلی ویژن غیر معمولی طور پر موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ موزک ویڈیو پورے پاکستان میں نوجوان شوہروں اور بیویوں کے دلوں میں گھر کر جائے گا کیونکہ اس میں یہ ٹھوس پیغام دیا گیا ہے کہ زچہ کی صحت یقینی بنانا خاندان کی ذمہ داری ہے۔"

اس ویڈیو میں موسیقی، مشہور گلوکار شفقت امانت علی خان کی آواز میں ریکارڈ کی گئی ہے۔ یہ یو ایس ایڈ اور حکومت پاکستان کی مشترکہ کاوش ہے جس کا مقصد ماں اور نومولود بچے سے متعلق معاملات میں شوہر اور اس کے خاندان کے کردار کے بارے میں شعور اجاگر کرنا ہے۔ یہ ریکارڈنگ بڑے بڑے ٹی وی چینلوں کے ذریعے پورے پاکستان میں دکھائی جائے گی۔